Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۹ رجب ۱۴۱۰ھ، ۶ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش، ۶ فروری ۱۹۹۰ء | نمبر ۳۱

احمدیوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی نصیحت

"دنیا کے کونے کونے میں جہاں بھی مسلمان بستا ہے خواہ وہ آپ سے دشمنی میں انتہاء بھی کر رہا ہو اگر وہ آپ کے محبوب حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا دعویدار ہے تو یہی بات اس کے لئے کافی ہے کہ آپ اس کے لئے دعا کریں اور اس کے دکھ میں شریک ہو جائیں۔ اس کی خوشی سے خوش ہوں اس کے غم سے مغموم ہو جایا کریں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۹۰ء صفحہ ۵)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"غریبوں کو ہرگز بے دل نہ ہونا چاہیئے۔ ان کا قدم آگے ہی ہے لیکن وہ کوشش کریں کہ تھوڑی بہت جو کسر ہے نکال دیویں کیونکہ بعض وقت ان لوگوں سے غریبی میں بھی بڑے بڑے گناہ صادر ہو جاتے ہیں صبر نہیں کرتے خدا تعالےٰ کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ معاش کی قلت ہو تو چوری، ڈاکہ اور دوسرے جرائم شروع کر دیتے ہیں۔ ایسی حالتوں میں صبر کرنا چاہیئے اور خدا تعالےٰ کی نافرمانی کی طرف ہرگز مائل نہ ہونا چاہیئے۔ غربت اور کم رزقی دراصل انسان کو انسان بنانے کے لئے بڑی کیمیا ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ اور قصور نہ ہوں۔ جیسے مالداروں میں تکبّر اور نخوت وغیرہ پیدا ہو کر ان کے اعمال کو تباہ کر دیتے ہیں ویسے ہی ان میں بے صبری موجب ہلاکت ہوتی ہے اگر غریب لوگ صبر سے کام لیں تو ان کو وہ حاصل ہو جو اور لوگوں کو مجاہدہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے اصل میں بڑا احسان کیا ہے کہ انبیاءؑ کے ساتھ غریبی کا حصہ بھی رکھ دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں چرایا کرتے تھے۔ موسیٰ نے بکریاں چرائیں۔ کیا امراء یہ کام کر سکتے ہیں؟"

(ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

قرآن کریم کو حرزِ جان بناؤ

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"بعض علوم انسانی زندگی کے صرف ایک مخصوص حصہ سے تعلق رکھتے ہیں جیسے وہ علوم جن کا تعلق زچگی یا طفل شیر خوار سے ہو اور بعض علوم اس کی ساری دنیوی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ سائنس کے سب علوم اسی نوعیت کے ہیں اور بعض دیگر علوم کا تعلق دنیوی اور اُخروی زندگی ہر دو سے ہے۔ ان علوم کا جاننا بھی ضروری ہے جو انسانی زندگی کے ایک مخصوص حصہ سے تعلق رکھتے ہوں مگر ان علوم کو سیکھنے کی بدرجہ اولیٰ ضرورت ہے۔ جو انسان کی ساری زندگی پر حاوی ہوں اس سے بڑھ کر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان علوم کو جانیں اور سیکھیں جن کا تعلق نہ صرف ورلی زندگی سے بلکہ اُخروی زندگی کے ساتھ بھی ہے۔ کیونکہ ہماری ورلی دنیوی زندگی ہماری اصلی اور حقیقی اور ابدی زندگی کا ایک نہایت ہی مختصر حصہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان علوم کو کہاں سے اور کس طرح حاصل کیا جائے؟ جواب اس کا یہ ہے کہ ان علوم کو صرف قرآن حکیم سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید روحانی علوم کا ایک انمول خزانہ ہے جس سے محرومی ابدی بدبختی کا نشان ہے۔ قرآن مجید روحانی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کے بنیادی اصولوں کی نشاندہی بھی کرتا ہے اور ان علوم دنیوی جیسے منطق علوم طبعی اور فلسفہ اور ہیئت اور علم النفس۔ اور طبابت یعنی علم الابدان اور علم ہندسہ وغیرہ سے بطور خادم کے ایک اعجازی خدمت لے کر ان کی مثالوں سے علم دین کے پیچیدہ مسائل کو سمجھاتا اور ذہن نشین کراتا ہے۔ پس اے میرے عزیزو، قرآن کریم کو حرزِ جان بناؤ، اسے ہمیشہ پڑھتے رہو فکر اور تدبّر سے اس کے مضامین سمجھنے کی کوشش کرتے رہو، تمام دینی اور دنیاوی برکتیں اس سے حاصل کرو۔"

(خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرمودہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

"متقی میں ایک قوّتِ جذب ہوتی ہے وہ آپ جاذب ہوتا ہے وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱۶)

○ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ننگلی مربی سیرالیون کی ٹانگ اور ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد ہے۔ جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں مکرم مولوی صاحب کی صحتیابی کے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ سلیمہ قمر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری کا دوسری مرتبہ پتے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب موصوفہ کی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم مقصود علی صاحب وڑائچ قائد خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا ۲۶ جنوری سے شدید بیمار ہیں اور مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب سرگودھا کے زیر علاج ہیں۔ قارئین ان کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔

○ بی اے اور بی ایس سی کا رزلٹ آؤٹ ہونے والا ہے جملہ احمدی طلباء کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

پاکستان کے استحکام اور اس کی خوشحالی کیلئے دعا کرنا ہمارا فرض ہے۔

باعزت بریت کیلئے دعا کی درخواست

مکرم محمود احمد صاحب شمس آف ٹیکسلا کے خلاف ۲۵ فروری ۸۵ء کو ملتان میں کلمہ طیبہ کا بیج لگانے اور نماز پڑھنے پر ۲۹۸/سی کے تحت مقدمہ درج ہوا تھا۔

۲۸ جنوری ۹۰ء کو محمد حسین خان مجسٹریٹ درجہ اول ملتان نے انہیں اس جرم میں ایک سال قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی۔ موصوف اسی دن ضمانت پر رہا کر دیئے گئے۔ اب اس سزا کے خلاف سیشن کورٹ میں اپیل دائر ہے۔ احباب سے ان کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ، مقام اشاعت : دار النصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۵۔ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش ۵، فروری ۱۹۹۰ء

مقبوضہ کشمیر کیلئے دعائیں

دُعا مانگنا بھی ہے اور عبادت بھی ہے۔ عبادت تو عبادت کئے بغیر عبادت کہلا نہیں سکتی۔ یعنی اس کا مقصد پُورا نہیں ہو سکتا۔ لیکن جہاں تک مانگنے کا تعلق ہے اس کا مقصد مانگے بغیر بھی پورا ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ بن مانگے بھی دیتا ہے اور بن مانگے جو کچھ دیتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو مانگنے پر ملتا ہے۔ آخر مانگنا تو ہوا اپنے ظرف کے مطابق۔ اور انسان کا ظرف کتنا بڑا ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ دیتا ہے تو اس ظرف سے بہت زیادہ دے دیتا ہے۔

ہمیں یاد ہے کہ ایک دفعہ پاکستان مشکلات میں گھرا ہوا تھا تو حضرت امام جماعت (الثالث) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے، نے فرمایا تھا کہ اپنے لئے دعائیں مانگنا چھوڑ کر صرف اور صرف پاکستان کی سلامتی اور اسکے استحکام اور خوشحالی کے لئے دعائیں مانگی جائیں۔ اپنے لئے دعائیں چھوڑنے کا یہ نتیجہ تو نہیں ہو سکتا کہ جو کچھ ہم اپنے لئے مانگنا چاہتے ہیں وہ ہمیں ملے گا نہیں۔ اس لئے کہ ہم نے دعا نہیں مانگی۔ بلکہ یہ دیکھ کر کہ ہم ایک اعلیٰ اور اجتماعی مقصد کیلئے دعا کرنے کی خاطر اپنی ضروریات کا ذکر چھوڑ رہے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالےٰ ہمیں اور بھی زیادہ نوازے گا اور ہماری طرف سے مانگنے کے بغیر ہی وہ ہمیں سب کچھ عطا کر دے گا۔

پاکستان ہمارا پیارا ملک ہے۔ اسکے لئے ہم ہر وقت دعا گو رہتے ہیں۔ اسکے استحکام سے ہم مستحکم ہیں اور اسکی خوشحالی سے ہم خوشحال ہیں۔ اِسکے لئے دعائیں بھی ہمارے اپنے ہی لئے دُعائیں ہیں۔ اَب پاکستان پھر پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے حالات اس پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اور یوں بھی مقبوضہ کشمیر کا قضیہ آغاز ہی سے حل طلب ہے۔ اب وہاں کے باشندوں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی ہے کہ اپنی مرضی کر کے رہیں گے۔ اپنا حق لے کے رہیں گے۔ اور استصواب رائے کروا کر رہیں گے۔ وہ اس مقصد کیلئے جانیں بھی قربان کر رہے ہیں اور اذیتوں کی بھٹی میں سے اِسطرح گزر رہے ہیں کہ پہلے ایسے کبھی نہ ہوا تھا۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر ان کی حکومت کی طرف سے جو افتاد پڑ رہی ہے اسکے لئے احمدی کا دل دکھ محسوس کر رہا ہے۔ حضرت امام جماعت (الرابع) اللہ تعالےٰ ہر قدم پر آپ کی مدد فرمائے، نے گذشتہ دِنوں فرمایا تھا کہ مسلمان چاہے دنیا کے کسی خطہ میں بستا ہو۔ اگر وہ تکلیف میں ہے تو ہر احمدی کو اس کی تکلیف کا احساس ہونا چاہیئے بلکہ حضور انور نے فرمایا کہ جس احمدی کو کسی مسلمان کی تکلیف سے دُکھ نہیں ہوتا وہ سچا احمدی ہی نہیں ہے۔ اب ہمارے قرب میں مسلمان انتہائی تکالیف برداشت کر رہے ہیں اور پاکستان کے مسلمان بھی پریشان ہیں۔ اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم درد دل سے ان کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تکالیف دُور فرمائے اور بہتری کے سامان فراہم کرے۔

حالِ دِل کا بیان مُشکل ہے
نُطق کا امتحان مشکل ہے
پَر بُریدہ کو ہے مُنڈیر بھی دُور
آسماں تک اُڑان مُشکل ہے

ابوالاقبال

○

ظُلم کی تاریک شب یُونہی بسر ہو جائے گی
ڈُوب جائیں گے ستارے اور سَحر ہو جائے گی

جو شرارے ناچتے ہیں شیطنت کی تھاپ پر
اُن کی ہر حرکت کبھی ننگِ ہُنر ہو جائے گی

مَیں عدالت کے کٹہرے میں گیا تو کیا ہوا
میرا یُوں جانا مری شاخِ ثمر ہو جائے گی

لوگ کہتے ہیں دعائیں بھی تو ہیں توپ و تفنگ
اب مرے مدِّ مقابل کو خبر ہو جائے گی

چل پڑے تو راستہ دیں گے ہمیں دشت و جبل
اور ہماری ہی ڈگر سب کی ڈگر ہو جائے گی

چلچلاتی دُھوپ میں پتّے بنیں گے سائباں
مہرباں ہم پر ہر اِک شاخِ شجر ہو جائے گی

روشنی دے گی ہمیشہ میری قندیلِ ضمیر
ہر دُھندلکے کے لئے نُورِ سَحر ہو جائے گی

جب نسیم اُن سے ملاقاتوں کا موسم آئے گا
میری خواہش میرے دِل کا نامہ بَر ہو جائے گی

نسیم سیفی

توسیع اشاعت

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں بے شمار فضلوں سے نوازے۔

۱۔ مکرم محمد رشید صاحب احمدی شجاع آباد ضلع ملتان ۱۰۰/- روپے
۲۔ مکرم دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ ۵۰/- "
۳۔ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب چیمہ نگری ہیڈ ولیم سروس سرگودھا روڈ احمد نگر ۳۰۰/- "
۴۔ محترمہ مصباح بشیر بنت چوہدری بشیر احمد صاحب واہ کینٹ ۱۰۰/- "
۵۔ مکرم محمد اعظم صاحب واہ کینٹ ۱۰۰/- "
۶۔ مکرم عنائت اللہ صاحب محمود آباد فارم تھرپارکر ۲۰/- "
۷۔ مکرمہ ریحانہ مبارک صاحبہ بجلی گھر کرانہ سرگودھا ۱۰/- "
۸۔ مکرم ندیم احمد صاحب ابن محترم چوہدری نذیر صاحب کھریانوالی ضلع گجرات ۱۰۰/- "
۹۔ مکرم راجہ عبدالخالق صاحب ابن مکرم میجر عبدالحمید صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۱۰۰/- "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلقینِ عمل

ارشادات حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

ہمارے بعض دوست ایک دفعہ بمبئی گئے۔ اور وہ دعوت الی اللہ کے لئے بعض بوہرہ قوم کے تاجروں سے ملے۔ تو دورانِ گفتگو میں ہمارے دوستوں نے ان سے دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کی قوم کے سب لوگوں کی مالی حالت اچھی ہے اور کسی کی تجارت گری ہوئی نظر نہیں آتی۔ انہوں نے بتایا کہ ہم میں سے جب کسی شخص کی تجارت گر جاتی ہے۔ اور اس کی مالی حالت سخت کمزور ہو جاتی ہے تو ہمارے ہاں یہ دستور ہے کہ وہ ہماری پنچائت میں درخواست دیتا ہے کہ میری تجارت گر گئی ہے اور پنچائت والے کوئی ایک چیز فروخت کرنے کے لئے اسے دے دینے کا فیصلہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً دیا سلائی۔ بظاہر ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ مگر پنچائت فیصلہ کر دے گی کہ تمام دیا سلائیاں اسے دے دی جائیں چنانچہ ہم میں سے جن جن تاجروں کے پاس دیا سلائیاں ہوں گی وہ اسے دے دیں گے اور کہیں گے کہ اتنی قیمت میں ہم نے دیاسلائیاں فروخت کرنی ہیں تم اس سے زیادہ قیمت پر دیا سلائیاں فروخت کر کے اصل قیمت ہمیں دے دینا اور نفع خود رکھ لینا۔ اس فیصلے کے مطابق تمام قوم اسے دیاسلائیاں دے دیتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد دکان پر جب گاہک آتا ہے اور کہتا ہے کہ دیا سلائی چاہیئے۔ تو دکاندار جواب دے دیتا ہے کہ دیا سلائی تو ختم ہو چکی ہے۔ آپ کو اگر ملے گی تو فلاں سیٹھ کے پاس سے ملے گی۔ پھر وہ دوسری دکان پر جاتا ہے اور کہتا ہے کہ دیا سلائی چاہیئے۔ وہ دکاندار بھی جواب دیتا ہے کہ دیا سلائی تو ختم ہو چکی ہے۔ ہاں اگر آپ لینا چاہیں تو آپ کو فلاں سیٹھ کی دکان سے ملے گی۔ آخر اسی طرح دس بیس دکانوں پر وہ جاتا ہے اور جب کسی دکان سے بھی اسے دیا سلائی نہیں ملتی تو اس پر اس بات کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اب مجھے دیا سلائی جس قیمت پر بھی مل جائے لے لینی چاہیئے۔ چنانچہ وہ اُسی دکان پر جاتا ہے جس کا سب نے پتہ بتایا ہوتا ہے۔ وہ وہی دیا سلائی جو چار آنے گرس ہوتی ہے وہ دکاندار چھ آنے گرس پر دیتا ہے اور خریدار اس قیمت پر بھی دیا سلائی کا میسر آنا غنیمت سمجھ کر خرید لیتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اگر مَیں نے یہاں سے بھی دیا سلائی نہ لی تو پھر مجھے کہیں سے بھی نہیں ملے گی۔

یہ فائدہ جو بوہروں کو حاصل ہے دراصل انہیں اپنے جتھے کی وجہ سے حاصل ہے علاوہ ازیں اس میں ایک حد تک اس بات کا بھی دخل ہوتا ہے کہ بالعموم بڑے شہروں میں باہر سے جو تاجر سودا خریدنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ شہر کے خاص خاص حلقوں سے ہی سودا خریدنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور اگر ان حلقوں میں انہیں کسی چیز کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کسی اور دکان سے نہیں بلکہ فلاں دکان سے ہی مل سکتی ہیں تو اس اثر کے ماتحت جو اس حلقے سے انہوں نے قبول کیا ہوتا ہے اُسی دکان پر چلے جاتے ہیں اور وہ دکاندار زیادہ گراں قیمت پر ہر چیز فروخت کر کے نفع خود رکھ لیتا اور اصل قیمت مالکوں کو واپس کر دیتا ہے۔ اور اس طرح تھوڑے دنوں کے اندر اندر پھر ہزاروں لاکھوں روپیہ کا مالک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ بعض دفعہ کسی کو مٹی کے تیل کا ٹھیکہ دے دیتے ہیں بعض دفعہ کوئی اور چیز فروخت کرنے کے لئے دے دیتے ہیں۔ اور باقی تمام قوم کے افراد سختی سے اس بات کی پابندی کرتے ہیں کہ خود اس چیز کو فروخت نہ کریں۔ اب بظاہر یہ قربانی معلوم ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت یہ ہر ایک کے فائدے اور ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔

ایک تو نوجوانوں کو تعلیمی ڈگریوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور دوسرے انہیں کوئی نہ کوئی ہنر سیکھنا چاہیئے۔

تیسرے مَیں اس امر کی طرف توجہ دلائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ عام طور پر ہماری جماعت کے دوستوں میں اور شائد باقی دوستوں میں بھی منہ کو صاف رکھنے کی عادت نہیں پائی جاتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جب وہ بات کرتے ہیں تو ان کے منہ سے اتنی شدید بو آتی ہے کہ سردرد شروع ہو جاتا ہے۔ حالانکہ دانتوں کی صفائی سے معدہ اچھا رہتا ہے اور معدہ کی مضبوطی سے انسانی صحت اچھی رہتی ہے۔ پس میں خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ مہینے میں ایک دفعہ اس کا امتحان لیا کریں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے کے ناک کے قریب آکر اپنا سانس چھوڑو تاکہ دوسرا بتائے کہ تمھارے تنفس سے بو آتی ہے یا نہیں گھریلو تعلقات پر اس بات کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ قریب ترین تعلق میاں بیوی کا ہوتا ہے۔ ان کے آپس میں کئی دفعہ جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ اور بالکل ممکن ہے کہ وہ اپنی ذات میں یہ سمجھتے ہوں کہ ان جھگڑوں کی فلاں فلاں وجوہ ہیں۔ لیکن درحقیقت اس کی وجہ یہ ہو کہ مرد کے لئے عورت کے منہ کی بدبو ناقابل برداشت ہو اور وہ اس بات کو ظاہر نہیں کرے گا۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کے دل میں یہ خیالات پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے کہ اگر میں اپنی بیوی کو چھوڑ دوں اور کسی اور سے شادی کر لوں تو اچھا ہے۔ پس یہ ایک نہایت ہی اہم چیز ہے۔ مگر اس کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ زندگی کے اہم ترین امور میں سے ہے۔ صحت کا اس سے تعلق ہے۔ سوشل تعلقات پر اس کا اثر پڑتا ہے اور مذہب نے بھی اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اتنا زور دیا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص پیاز کھا کر مسجد میں آجاتا یا لہسن کھا کر مسجد میں آجاتا ہے تو فرشتے اس کے پاس نہیں آتے اب فرشتے تو ہر جگہ ہیں۔ پاخانہ میں انسان جاتا ہے تو اس وقت بھی فرشتے ساتھ ہوتے ہیں۔ لہسن کے کھیت میں بھی فرشتے ہوتے ہیں۔ پیاز کے کھیت میں بھی فرشتے ہوتے ہیں۔ پھر اس حدیث کے معنے کیا ہوئے۔ درحقیقت اس جگہ فرشتے سے مراد آسمان کا فرشتہ نہیں وہ تو پاخانے میں بھی جاتا ہے۔ لہسن کے کھیت میں بھی جاتا ہے۔ پیاز کے کھیت میں بھی جاتا ہے۔ اس جگہ فرشتہ سے شریف الطبع اور نازک مزاج انسان مراد ہیں۔ جن کے لئے بُو ناقابل برداشت ہوتی ہے اور جو اس سے دور بھاگتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مجالس میں آؤ تو عطر وغیرہ لگا کر آؤ تاکہ لوگوں کے اجتماع کی وجہ سے بُو پیدا نہ ہو۔

(فرمودہ ۲۳ ، اکتوبر ۱۹۵۰ء)

"کوئی ایسا وقت بھی آسکتا ہے کہ جب مرد تمام کے تمام مارے جائیں اسوقت عورتوں کا کام ہے کہ وہ دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں اور ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے۔ لیکن جب تک مرد موجود ہیں ہماری جماعت کا یہ طریق نہیں کہ وہ عورتوں سے بھی نعرے لگوائیں ہاں جب مرد فنا ہو جائیں تو پھر بے شک عورتیں آگے آئیں اور دین کے جھنڈے کو بلند رکھنے کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں لیکن عام حالات میں ان کا یہ کام نہیں کیوں ان کے ساتھ حاملہ ہونے اور حائضہ ہونے کے جو عوارض ہیں وہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گھر بیٹھنے کیلئے بنایا ہے۔ پس جب تک ایک مرد بھی زندہ ہے اس کا کام ہے کہ وہ عورتوں کی حفاظت کے لئے جان دے دے۔ اس کے بعد عورتیں بے شک میدان میں آئیں کیونکہ وہ بھی خدا کی بندیاں ہیں اور دین کے جھنڈے کو بلند رکھنا ان کا بھی فرض ہے۔ اسلئے وہ لڑتی ہوئی ہی میدانِ جنگ میں جان دے دیں لیکن دین کے جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دیں۔ بہر حال اس وقت مخاطب دونوں ہی ہیں مرد بھی میرے مخاطب ہیں اور عورتیں بھی میری مخاطب ہیں۔ عورتوں میں سے جو صاحبِ جائداد ہوں ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی جائیداد کا ایک فی صدی دیں۔ جن کو خاوند کچھ رقم بطور جیب خرچ دیتے ہیں وہ اُسکے برابر دیں اور جن کی جائداد آمد سے زیادہ ہے۔ وہ جائداد کا حصہ دیں کیوں کہ ایمان لانے والا قربانی کی زیادتی کو پسند کرتا ہے۔ کمی کیطرف مائل نہیں ہوتا یہ وقت جماعت کے امتحان کا ہے۔ ہر مرد کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہو۔ ڈیڑھ ماہ کے اندر وقف کرنیوالے بھی واقفین کی صفِ اوّل میں کھڑے ہونگے۔ پھر میں نے توجہ دلائی تھی کہ زیادہ سے زیادہ وصیتیں کرو اور کوئی مرد اور عورت ایسا نہ رہے جو موصی نہ ہو۔ اپنے ایمان اور اخلاص میں ترقی کرو نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو میں یہ بھی بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس تحریک کے چندے کا دوسرے چندوں پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ماہوار چندوں یا وصیت کے چندوں یا تحریک جدید کے چندوں میں کمی واقع ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک حق دبا کر دوسرا حق ادا کرنا کبھی بھی فائدے کا موجب نہیں ہوتا۔ اس طرح ثواب کم ہو جاتا ہے۔

(یہ اس تقریر کا حصہ ہے جو حضور فضل عمر نے اپریل ۱۹۴۷ء بمقام قادیان زیورات اور جائداد میں سے چندوں کی ادائیگی سے متعلق فرمائی تھی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

ذہن کے دریچوں سے خود نمائی

قسط ۲ آخری

صدر ایوب کے زمانہ کے دو وزرائے خارجہ کو ربوہ آنے کا موقع ملا۔ دوسرے وزیر خارجہ جناب منظور قادر تھے۔ ان کے آنے کی تقریب بھی عجیب ہے۔ مجھے پرانی کتابیں خریدنے کا شوق کیا خبط ہے۔ لاہور جاؤں تو ایک نگاہ کباڑیوں کی دکانوں پر ضرور ڈالتا ہوں۔ چنانچہ ایک کباڑیئے کے ہاں ایک کتاب ملی۔ جس کے اندر مصنف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر تھی کہ "اردو ادب کے محسن سر عبدالقادر کی خدمت میں "ہدیۂ نیاز"۔ میں نے وہ کتاب ایک روپے میں لے لی! اور جناب منظور قادر کو خط لکھ مارا کہ حضرت! آپ کے والد گرامی تو اردو ادب کے محسن تھے اور لوگ ان کی خدمت میں اپنی تصنیفات پیش کرنا اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے کیا ان کی اولاد اتنی گئی گزری ہے کہ ان کے باپ کے کتب خانہ کی کتابیں یوں کباڑیوں کے ہاں دھڑی دھڑی بک رہی ہیں! ـــ منظور قادر صاحب وزارت خارجہ سے فارغ ہوکر اس وقت مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدۂ جلیلہ پر فائز تھے جواب آیا کہ "کبھی لاہور آنا ہو تو تشریف لائیے اور وہ کتاب ساتھ لے آئیے" میں حاضر ہُوا مگر دیدہ دانستہ کتاب ساتھ نہ لے کر گیا۔ ملاقات ہوئی! بڑی محبت سے پیش آئے۔ میں نے کہا صاحب کتاب تو آپ کو صرف اس صورت میں مل سکتی ہے کہ آپ ربوہ تشریف لائیں۔ وعدہ کر لیا۔ اس کے بعد آپ چیف جسٹس کے عہدہ سے سبک دوش ہو گئے تو میں نے وعدہ یاد دلایا کہ آپ کا ربوہ آنے کا وعدہ ہے۔ کہنے لگے مگر میں تو اب چیف جسٹس نہیں ہوں "میں نے کہا"، میں نے مسٹر منظور قادر کو دعوت دی تھی مسٹر جسٹس منظور قادر کو دعوت نہیں دی تھی"۔ مسکرا دیئے۔ اور کچھ عرصہ بعد ربوہ تشریف لائے۔ انجمن کے دفاتر دیکھے۔ خاص طور پر دفتر قضاء میں دلچسپی کا اظہار کیا کہ آپ کے ہاں مقدمات کی سماعت کیسے ہوتی ہے اور انصاف میں کتنی تاخیر ہوتی ہے اور کیوں؟ ـ کالج میں تشریف لائے اور طلبہ سے خطاب فرمایا۔ میں نے جاتے وقت وہ کتاب ان کی نذر کی! اور ساتھ ہی یہ "نصیحت" بھی لکھ دی کہ "باپ کی میراث کی حفاظت فرمائیے" اب سوچتا ہوں تو خود شرمندگی ہوتی ہے! چھوٹا منہ اور بڑی بات اس کو ہی تو کہتے ہیں۔ جناب جسٹس منظور قادر سے آخر وقت تک تعلق رہا۔ اگرچہ وہ اس کے بعد زیادہ عرصہ حیات نہیں رہے! ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کیانی بھی ایک دفعہ خطبۂ تقسیم اسناد کے لئے تشریف لائے۔ نحیف الجثہ اور لاغر وجود لیکن اس کے اندر ایک بے پناہ توانا دماغ! جسٹس کیانی کو پہلی بار ۱۹۵۳ء کے انکوائری کمشن میں دیکھا تھا۔ اس انہماک سے کارروائی سنتے تھے کہ لگتا تھا سو رہے ہیں۔ مگر اچانک ایسا سوال کرتے تھے کہ گواہ اور وکیل دونوں بوکھلا جاتے تھے۔ ہمارے ہاں کانووکیشن ایڈریس دینے کے لئے آئے تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا فیملی پلاننگ والا مضمون نیا نیا چھپا تھا۔ خدا معلوم وہ کہاں سے ان تک پہنچا اسی کو بنیاد بنا کر فیملی پلاننگ کے بارہ میں ایسے ایسے نکات پیدا کئے کہ دیکھنے والے دیکھتے رہ گئے۔ جسٹس کیانی صاحب کا خطبہ چھپا ہوا موجود ہے لطیف طنز کا لطیف تر نمونہ ہے! جسٹس کیانی نے اس زمانہ میں لوگوں کو زبان دی جب حاکموں نے انہیں لگام دے رکھی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جسٹس کیانی کو لسان الوقت کا خطاب دیا گیا۔

کباڑیئے کے ہاں سے ایک بار مجھے ایک مخطوطہ ملا۔ جغرافیہ کی کوئی کتاب تھی اس پر چار مغل بادشاہوں کی مُہر تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ کتاب چاروں بادشاہوں کی نظر سے گزر چکی ہے۔ میں نے بیس روپے میں وہ مخطوطہ خرید لیا۔ مذہب حاشیہ والی کتاب تھی۔ میں نے انڈیا آفس والوں کو بھیج کر تصدیق کروائی کہ واقعی صدیوں پرانی کتاب ہے۔ جناب ڈاکٹر ممتاز حسن جو نیشنل بینک آف پاکستان کے مینیجنگ ڈائرکٹر تھے اور مرکزی سکرٹری فنانس کے عہدۂ جلیلہ پر بھی متمکن رہ چکے تھے۔ ربوہ تشریف لائے تو پرانے مخطوطات میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ میں نے بتایا کہ میرے پاس بھی ایک پرانا مخطوطہ ہے۔ فرمایا دکھاؤ میں نے دکھایا تو بہت پسند کیا اور اصرار سے کہا کہ یہ مخطوطہ نیشنل میوزیم کو دے دیا جائے کیونکہ یہ ایک قومی امانت ہے۔ ممتاز حسن صاحب نیشنل میوزیم کمیٹی کے بھی صدر تھے۔ وہ مخطوطہ میں نے ان کی نذر کیا۔ اتنی احسان مندی کے ساتھ قبول فرمایا کہ میں نے گویا ان پر بہت ہی احسان کیا ہے۔ میں ان دنوں پی ایچ ڈی کر رہا تھا۔ مقالہ کی ٹائپ، کاغذ، جلد بندی اور فیس وغیرہ کے لئے خاصی رقم درکار تھی جو ان دنوں کی تنخواہ سے آٹھ دس گنا زیادہ بنتی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ مسبب الاسباب ہے۔ یہ سارا کام جس روز مکمل ہُوا۔ اسی روز نیشنل میوزیم والوں کا ایک رجسٹری خط موصول ہوا۔ کھولا تو اتنی رقم کا ہی چیک تھا جتنی رقم مجھے درکار تھی! ممتاز حسن صاحب نے کتاب کے معاوضہ میں وہ چیک بھجوایا تھا۔ تم اللہ تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے؟

مسٹر جسٹس سجاد احمد جان، سے پہلی ملاقات یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں ہوئی۔ ہماری بزم اردو کی کسی تقریب کی صدارت کے لئے تشریف لائے تھے۔ ان دنوں نئے نئے ہائی کورٹ کے جج بنے تھے۔ اس لئے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں بھی رکھ رکھاؤ اور دھیما پن تھا۔ شستہ اور سلجھی ہوئی شخصیت! اس کے کئی برس بعد میں نے انہیں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں آنے کی دعوت دی۔ تشریف لائے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ان دنوں عدالتوں کے معائنہ کے سلسلہ میں تشریف لائے تھے اور رات چنیوٹ کے ریسٹ ہاؤس میں قیام فرمایا تھا۔ سرِشام میں انہیں کالج کی گاڑی میں لینے پہنچا۔ کالج میں تقریب ہوئی نہایت فاضلانہ تقریر فرمائی۔ اس کے بعد کھانا تناول فرمایا میں انہیں واپس چنیوٹ چھوڑ آیا۔ کچھ عرصہ کے بعد لاہور میں حاضر ہُوا تو فرمانے لگے چنیوٹ اور ربوہ میں کہنے کو تو صرف چھ میل کا فاصلہ ہے مگر دونوں شہروں کے کلچر میں چھ صدیوں کا فاصلہ معلوم دیتا ہے! بڑی درست بات تھی۔ اس واقعہ سے بھی کئی برس بعد مرے ایک جاپانی پروفیسر دوست ربوہ آئے اور لکڑی کی صناعی کے کچھ نمونے خریدنے کے لئے چنیوٹ بھی تشریف لے گئے۔ ان کا تجزیہ بھی یہی تھا کہ ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان ظاہری بعد کم ہے مگر باطنی اور تہذیبی دوری بہت ہے میں نے کہا جی ہاں چنیوٹ والے چوبِ خشک پر میناکاری کرنے میں یدِ طولیٰ رکھتے ہیں۔ ہم اس وادیٔ غیر ذی زرع کے رہنے والے ذہنوں کی جِلا اور باطن کی شادابی پر زیادہ انحصار کرتے ہیں۔ یہ فرق دو شہروں کا فرق نہیں دو تہذیبوں کا فرق ہے!

جسٹس سجاد احمد جان کے صاحبزادے جناب وسیم سجاد، جو اس وقت سینٹ کے چیئرمین ہیں اس زمانہ میں پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ مباحثوں میں خوب حصہ لیتے تھے وہی باپ والا دھیما پن اور شرافت ان کے ہاں بھی نمایاں رہی۔ پچھلے دنوں ایک تقریب میں آمنا سامنا ہوا تو دیکھ کر ایک لحظہ کے لئے ٹھٹکے! شاید سوچتے ہوں گے کہ یہ چہرہ شناسا ہے مگر اس وقت تجدیدِ ملاقات کا موقع نہیں تھا۔

مسٹر جسٹس انوار الحق کی بیگم محترمہ نجمہ انوار الحق اردو کی معروف افسانہ نگار تھیں۔ ان کا بھانجا یا بھتیجا عزیزی جمشید مبارز ہمارے کالج کا طالب علم اور بزم اُردُو کا سیکرٹری تھا۔ ایک روز کہنے لگا کہ جسٹس انوار الحق صاحب کو کیوں نہ بلایا جائے؟ میں نے کہا ہاں کوئی تقریب ہو تو بلائیں گے مگر نجمہ انوار الحق تو نہیں آسکیں گی کیونکہ ہمارے ہاں پردہ کا بہت لحاظ رکھا

باقی صفحہ ۵ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتاب : اضافاتِ ملفوظات

مرتبہ : امۃ الشکور امجد بیگ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کراچی احمدیہ جشنِ تشکر کے سلسلے میں جو مطبوعات جماعت کی خدمت میں پیش کر رہی ہے ۔ ان میں شمارہ نمبر ۱۲ " اضافاتِ ملفوظات " ہے ۔ نہایت خوبصورت ٹائٹل کیساتھ سفید کاغذ پر شائع شدہ یہ کتاب اپنے گٹ اپ کے لحاظ سے ہر اچھی کتاب کا مقابلہ کر سکتی ہے ۔ اور جو کچھ اس کے متن میں درج ہے اس کا تو کہنا ہی کیا ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی بھر کی گفتگوؤں کا ایسے مسائل کے متعلق جو زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں نچوڑ ہے ۔ ترتیب امۃ الشکور امجد بیگ صاحبہ نے دی ہے اور وہ "عرضِ حال" میں کہتی ہیں ۔

" جب میں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی ملفوظات کا مطالعہ کیا تو مجھے اس میں بہت سے فقہی مسائل کا حل نظر آیا ۔ بہت سے ایسے چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں جن کے بارے میں ہمارے ذہن میں سوال پیدا ہوتے ہیں "

آگے محترمہ امۃ الشکور صاحبہ لکھتی ہیں کہ آپ کے فیصلے قطعی اور حتمی ہیں اور حضور کے یہ فرمودات ہمارے ایمان میں اضافے کا باعث ہیں ۔ نیز ملفوظات میں ایسی بہت سی رسومات و بدعات کا ذکر بھی موجود ہے جن کی کوئی اصل شریعت میں موجود نہیں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک حیات میں ان کا کوئی ذکر اور ثبوت ہمیں نہیں ملتا لیکن بُعدِ زمانہ کے باعث وہ رائج ہوئیں بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ دین کو صرف ان چند رسوم و بدعات کا مجموعہ سمجھ لیا گیا ۔ اور دین حق عملاً مفقود نظر آنے لگا ۔ چنانچہ ان رسوم و بدعات کے بارے میں حضور کے فتاویٰ اور چند دوسرے مسائل کے حل کو جو روزمرہ زندگی میں ہمیں درپیش ہیں اور جن کا جاننا ہمارے لئے ضروری ہے ۔ کتابی شکل میں پیش کیا ہے ۔

آپ لکھتی ہیں

" اس کام میں پیارے ابّا جان محترم پیر معین الدین صاحب کی معاونت کے لئے شکر گزار ہوں ۔ دراصل ان کی تربیت سے دین کی محبت اور دینی علوم کی تحصیل کا شوق پیدا ہوا "

محترمہ سلیمہ میر صاحبہ اس کتاب کے پیش لفظ میں کہتی ہیں ۔

" خدا تعالیٰ کا شکر ہے شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر انتظام شائع ہونے والی کتب میں " اضافاتِ ملفوظات " کے نام سے ایک بیش بہا اضافہ ہو رہا ہے ۔ یہ کتاب محترمہ امۃ الشکور صاحبہ جنرل سیکرٹری قیادت نمبر ۲ نے ملفوظات کی جلدوں سے بڑی محنت سے ترتیب دی ہیں "

جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وہ گفتگوئیں جو جماعت میں نئے داخل ہونے والوں کی بیعت کے بعد ہوتی تھیں یا احباب جماعت کے سوالات کے جواب میں حضور ارشادات فرماتے تھے یا از خود دورانِ سیر یا کسی خاص مجلس میں خاص طور پر مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیان حضور فرمایا کرتے تھے ۔ اور اس وقت کے اخبارات الحکم اور بدر انہیں اپنے صفحات کی زینت بناتے تھے ۔ ان کو اکٹھا کر کے کتابی صورت میں دس جلدوں میں شائع کیا گیا تھا ان کتابوں کو ملفوظات کے نام سے موسوم کیا گیا ۔ اکثر دوست خاص طور پر بیرونی ممالک کے احمدی دوست جب ان گفتگوؤں کو اصل یا ترجمے کی صورت میں پڑھتے ہیں تو ان کا کہنا ہے کہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ گویا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مبارک مجلس میں بیٹھے یہ باتیں سن رہے ہیں ۔ یہ دراصل ان گفتگوؤں کے موثر ہونے کی ایک فطری دلیل ہے " اضافاتِ ملفوظات " میں ان گفتگوؤں میں سے انتخاب کر کے مندرجہ ذیل ابواب باندھے گئے ہیں ۔

عشقِ خدا تعالیٰ وعشقِ رسول ۔ مسائل نماز ۔ اور تین اور باب ، دینی امور کے سلسلے میں بدعات ، رسومات ، جماعت احمدیہ ، دعا ، سود ، غیر قوموں کی مشابہت ، رشوت ، نشہ آور اشیاء ، کہانی ، علوم مروجہ کی تعلیم ، مسائل نکاح و طلاق ۔ جنت برکت وغیرہ نام رکھنا جائز ہے ۔ خدا کی قوتیں لامحدود ہیں رؤیت ملائکہ ، حقوق العباد ، دعاؤں سے تقدیر ٹل جاتی ہے ، تصویر کشی ، ورثہ ، شکار ، قرآن مجید ، اور آخری باب ہے متفرق ۔

کتاب کے اختتام پر کلید مضامین شامل کی گئی ہے ۔ جس میں ہر باب کے تحت الگ الگ مسائل کا ذکر ہے ۔

کون نہیں چاہے گا کہ وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان ارشادات کو بار بار مطالعہ کر کے اپنی زندگی کی الجھنوں کا حل حاصل کرے ۔ ہم شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسی مفید کتاب شائع کی ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کام کرنے والیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا سوچا ۔ ترتیب و تدوین میں مدد کی اور کتاب کی طباعت تک کے دیگر مراحل میں شعبہ اشاعت کا ہاتھ بٹایا ۔

ایک اور بات کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ کتاب کی ترتیب تدوین کے علاوہ اس کی طباعت پر جو اخراجات اٹھتے ہیں ان کا فراہم کرنا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے ۔ بلکہ ہم جماعت کے متمول طبقے کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروانا چاہیں گے کہ وہ اس بات کا انتظار کئے بغیر کہ کوئی تصنیف انہیں پیش کی جائے ۔ اور وہ امداد کا ہاتھ بڑھائیں از خود یہ ثواب حاصل کرنے کے لئے جماعت کے مصنفین کو اپنی امداد پیش کریں اور اگر ان کے اپنے ذہن میں کوئی موضوع قابل توجہ ہو تو اس کی طرف بھی جماعت کے اہلِ قلم کی توجہ مبذول کروائیں ۔

جہاں تک " اضافاتِ ملفوظات " کا تعلق ہے ۔ اس کے جملہ اخراجات محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر احمد صاحب نے اپنے والد محترم چوہدری عطا محمد صاحب ریٹائرڈ تحصیل دار اور اپنی والدہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ کی طرف سے برداشت کئے ۔ اللہ تعالیٰ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو اس نیکی کی جزائے خیر عطا کرے ۔

بقیہ : ذہن کے دریچوں سے

جاتا ہے ۔ اتفاق سے جسٹس انوار الحق صاحب سے لاہور کی ایک تقریب میں آمنا سامنا ہو گیا ۔ میں نے دعوت دی ۔ آپ نے فوراً ہی قبول کر لی ۔ ایسے جیسے برسوں کی شناسائی ہو ۔ ادب کا رشتہ بھی کتنا انوکھا رشتہ ہوتا ہے ۔ تشریف لائے ۔ عدالتی نظام میں اردو کی پذیرائی کے مسئلہ پر تقریر کی ۔ بعد میں جسٹس انوار الحق ، سپریم کورٹ کے جج اور پھر چیف جسٹس ہوئے نجمہ انوار الحق ابھی پچھلے دنوں انتقال کر گئیں ۔ مگر ان سے پہلے ہمارا جوان سال شاگرد عزیزی جمشید بھی چل بسا ۔ رہے نام اللہ کا ۔ بزم اردو کے زیر اہتمام یہ تمام جج صاحبان ربوہ تشریف لائے ۔ یہ تعلیم الاسلام کالج کا نام تھا کہ لوگ نام سنتے ہی کھنچے چلے آتے تھے !!

۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۷ء میں اس کالج میں دو کل پاکستان اردو کانفرنسیں ہوئیں پہلی کانفرنس یک روزہ اور دوسری کانفرنس سہ روزہ تھی ۔ ان کانفرنسوں میں تین وائس چانسلر شریک ہوئے ۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی ، پروفیسر حمید احمد خان وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی اور ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی ، وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ۔ سینکڑوں ادباء اور شعراء تشریف لائے ، دانشوروں نے رونق بخشی ، بلکہ ۱۹۶۷ء کی کانفرنس کے موقعہ پر تو پاکستان ریلوے نے کانفرنس کے مندوبین کے لئے خاص رعائت کا اہتمام بھی کیا تھا ۔ وہ وقت تھا کہ اگر کبھی کسی افسر سے ملنے کے لئے جانا ہوتا تھا تو لوگ بلا توقف ملتے تھے اور عزت و احترام سے پیش آتے تھے اب یہ وقت بھی ہے کہ لوگ ملتے ہوئے ڈرتے اور کلام کرتے ہوئے وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہ ہو !

زرعی یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر جناب ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی (زیڈ ۔ اے ۔ ہاشمی) ، متعدد مرتبہ ربوہ تشریف لائے ۔ دو بار بزم اردو کے زیر اہتمام اور ایک بار کانووکیشن ایڈریس دینے کے لئے ! بڑی دلآویز شخصیت کے مالک تھے ۔ سائنس کے آدمی تھے مگر علم و ادب

باقی صـ۶ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ: آغا سیف اللہ
ایم اے۔ ایل ایل بی

ٹیکنالوجی میں سربلندی کیلئے
مسلم سائنسدانوں کا مطالبہ

مسلم سائنس دانوں نے اسلامی ممالک کے زعماء سے اپیل کی ہے کہ اگر وہ جدید ٹیکنالوجی کی ترقی میں مکمل حصہ دار بننا چاہتے ہیں تو پھر تکنیکی پیش قدمی کے حصول کے لئے اپنے مہیا کردہ وسائل میں اضافہ کریں اور بہتر سہولتیں فراہم کریں۔ (TO DEVELOP RESOURCES AND INFRASTRUCTURAL FACILITIES)

یہ دعوت ایک سمپوزیم کے اختتام پر دی گئی جو کہ مسلم دُنیا میں جدید ٹیکنالوجی اور ترقی" کے موضوع پر ہوا تھا۔ اور اس میں متعدد اسلامی ممالک کے ماہرین اور سائنس دانوں نے شمولیت کی۔ اس سمپوزیم کا انتظام اسلامک اکیڈمی آف سائنسز اور سائنسی ترقی کے لئے کویت فاؤنڈیشن کے اشتراک سے ہوا۔ اس کے اختتام پر ایک اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ مسلم دُنیا میں "جدید ٹیکنالوجی کی ترقی اور ریسرچ (تحقیق) کے لئے بہت ہی کم وسائل مخصوص کئے جاتے ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ مسلم ممالک میں انفرادی طور پر مارکیٹ کے محدود ہونے کے پیش نظر ضرورت ہے کہ علاقائی تعاون کی مضبوطی کے لئے باہم کوششوں میں وسعت اور اضافہ کیا جائے جس کا انجام کار مقصد مشترکہ مسلم مارکیٹ کا قیام ہو۔

ٹیکنالوجی کے میدان میں مسلم ممالک کی کوششوں کے باہم ارتباط اور انضمام کے کمزور معیار پر فکر کا اظہار کرتے ہوئے شرکاء سمپوزیم نے کہا کہ مسلم دنیا ٹیکنالوجی کے میدان میں شریک کار ہونے کی بجائے محض وصول کنندہ یعنی "دوسروں کی ایجادات سے کام لینے والی" ہے" اعلامیہ میں یہ بھی تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر فوری طور پر مثبت اقدام نہ کئے گئے تو مسلم دنیا اُمت مسلمہ کی مستقبل کی صلاحیتوں کو خطرہ میں ڈالتے ہوئے اپنی ترقی کا ایک دوسرا موقع ضائع کر دے گی۔

سائنس اور ٹیکنالوجی میں موجودہ پیش رفت نے زمانہ ماضی میں اس قسم کی تبدیلیوں کے مقابل میں بہت اہمیت حاصل کر لی ہے اسلامک اکیڈمی آف سائنسز کے صدر پاکستان کے ڈاکٹر ممتاز قاضی نے افتتاحی اجلاس میں بیان کیا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی اصطلاحات کے لحاظ سے مسلم دنیا ایک شاندار ماضی کی مالک ہے مگر اس کی موجودہ سائنسی اور تکنیکی قابلیت اطمینان بخش نہیں ہے۔

بہت سارے مسلم ممالک میں سائنس کا دائرہ کار اتنا محدود ہے کہ وہ ان کے سماجی اور معاشی ڈھانچے یا ان کے ترقی پذیر طریق کار پر شاذ ہی اثر پذیر ہو سکتا ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ مسلم ممالک سائنس اور ٹیکنالوجی کی زیادہ بڑی اور بہتر بنیاد قائم کریں تاکہ وہ ان کی ترقی کے تقاضوں اور ضروریات کو پورا کر سکیں۔ اعلیٰ تعلیم کے کویتی وزیر جناب علی عبداللہ الشملان نے سمپوزیم کو بتایا کہ سائنسی اور تکنیکی پسماندگی کی وجہ سے اسلامی دنیا نے بڑا نقصان اٹھایا۔ یہی معاملہ تھا جس نے غیر ممالک کو ترغیب دی کہ وہ مسلم ممالک کی صلاحیتوں کو کنٹرول کریں اور ان کی ترقی کے آگے بند باندھیں۔

ڈاکٹر ممتاز قاضی صاحب نے تیرے سمپوزیم کے نتائج کی ستائش کی جو کہ اسلامک اکیڈمی آف سائنسز (جس کی بنیاد عمان میں رکھی گئی تھی) نے پیش کئے تھے۔

انہوں نے کہا کہ "اسلامک اکیڈمی اسلامی دنیا کے لئے THINK TANK غور و فکر کا خزانہ ہے۔ چودہ سو سالہ مسلم ہسٹری میں یہ پہلا موقع ہے کہ اسلامی دنیا کے سائنس دانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے ایسا فورم تشکیل دیا گیا۔ اکیڈمی ایک مشاورتی ادارہ ہے۔ ہم اسلامی تنظیم کے تمام ممالک سے اس پر رابطہ رکھتے ہیں کہ وہ ہماری بعض سفارشات کو عملی جامہ پہنائیں گے۔

ڈاکٹر قاضی صاحب نے کہا کہ اگلا سمپوزیم "ٹیکنالوجی کی ٹرانسفر" کے موضوع پر ترکی میں ہوگا انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ پہلا سمپوزیم عمان میں "مسلم دنیا میں خوراک کی حفاظت" کے موضوع پر ہوا تھا اور دوسرا سمپوزیم "خود کفیل ہونے کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی کی پالیسی" کے موضوع پر ہوا تھا۔

(نیشن چار جنوری ۱۹۹۰ء صک)

کیا آپ سب لوگوں کے ساتھ مل کر رفاہِ عامہ کے کام کرتے ہیں؟

بقیہ: از صـ۵ سے آگے

سے دلچسپی رکھتے تھے۔ میں پہلی بار حاضر ہوا تو فرمایا بھئی! میں اردو میں تقریر کرتے ہوئے جھجکتا ہوں بزم اردو میں انگریزی میں تقریر کرنا مناسب نہیں لگتا۔ میں نے کہا آپ جو کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں انگریزی میں لکھ لیں میں اس کا اردو ترجمہ کر لوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ کا خطبہ انگریزی میں لکھا ہوا آیا میں نے اردو ترجمہ کر کے واپس بھیج دیا۔ تحسین کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ آج سے میں اس یقین پر قائم ہو گیا ہوں کہ اردو میں مافی الضمیر ادا کرنا نہ صرف ممکن ہے بلکہ انگریزی سے بہتر طور پر ممکن ہے۔ ہاشمی صاحب سے بھی اس ناطہ سے دوستی قائم ہو گئی۔

دو بار ایسا ہوا کہ اسلام آباد اور کراچی کی کانفرنسوں کے لئے خطبات لکھے اور مجھے یاد فرمایا کہ انہیں اردو کا جامہ پہنا دوں۔ میں نے خدمت کی۔ ڈاکٹر صاحب نے خدمت کا معاوضہ پیش کرنا چاہا میں نے قبول نہیں کیا۔

جاپان سے واپس آنے کے بعد محکمہ تعلیم نے مجھے 'شٹل کاک' بنا دیا۔ کبھی یہاں کبھی وہاں۔ ان دنوں ڈاکٹر زیڈ اے ہاشمی گورنر پنجاب کے تعلیمی امور کے مشیر تھے۔ میں حاضر ہوا۔ نہایت تپاک سے ملے۔ ڈی پی آئی ڈاکٹر عبدالروف صاحب کو دفتر میں بلا کر ارشاد فرمایا کہ یہ میرے پرانے دوست اور ایک لحاظ سے محسن، ہیں انہیں کسی مناسب کالج میں لگا دیں۔ ڈی پی آئی صاحب نے انٹر کالج ہارون آباد میں لگا دیا۔ میں پھر ہاشمی صاحب کے پاس گیا۔ آپ نے ڈی پی آئی صاحب کو خط لکھا۔ ڈی پی آئی نے از راہ کرم ہارون آباد سے تبدیل کر کے انٹر کالج کمالیہ میں لگا دیا۔ ہمارے لئے انٹر کالج ہی مناسب سمجھے گئے! ابھی اس سلسلہ میں ایک کسر اور رہتی تھی۔ جناب حامد ناصر چٹھہ سابق سپیکر قومی اسمبلی، ہاشمی صاحب کی جگہ وزیر تعلیم مقرر ہوئے۔ چٹھہ صاحب میرے چیفس کالج کے زمانہ کے شاگرد تھے یعنی جب میں وہاں پڑھاتا تھا تو آپ پڑھتے تھے اگرچہ مجھ سے باقاعدہ تلمذ نہ تھا۔ جب میں حاضر ہوا تو آپ نے بڑے تأسف کا اظہار کیا کہ اتنے کوالیفائڈ آدمی کو انٹر کالجوں میں ضائع کیا جا رہا ہے۔ آپ نے ڈی پی آئی صاحب کو تحریری حکم دیا کہ مجھے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں لگا دیا جائے۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے بعد ڈی پی آئی صاحب کی طرف سے جو نوٹیفیکیشن شائع ہوا اس کا متن یہ تھا کہ

"ڈائریکٹر ایجوکیشن سرگودھا ڈویژن کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ڈاکٹر ناصر احمد خان پروازی کو محترم وزیر تعلیم پنجاب کی ہدایت کے مطابق تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے علاوہ کسی بھی دوسرے کالج میں تعینات کر دیا جائے"

چنانچہ ڈائریکٹر ایجوکیشن سرگودھا نے مجھے فیصل آباد جھنگ روڈ پر واقع ایک نہایت دور افتادہ گاؤں چک ۱۸۱، ج ب کے انٹر کالج میں تعینات کر دیا۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

میں نے مکرم حامد ناصر چٹھہ صاحب کے اس خط کی نقل، محفوظ رکھ لی، اس تقرری کے برسوں بعد میں نے سیکرٹری تعلیمات کو وزیر تعلیم کی ہدایت پر عمل درآمد کا واقعہ سنایا اور چٹھہ صاحب کا خط دکھایا تو وہ کچھ دیر تک خاموش رہے پھر خالی خالی نظروں سے میری طرف دیکھا اور نظریں جھکا کر فائلیں دیکھنے لگے۔ چٹھہ صاحب کو میں نے ان کی ہدایت کا حشر اس وقت بتایا جب وہ موجودہ قومی اسمبلی کا الیکشن ہار چکے تھے۔ فرمانے لگے "آپ نے اس وقت کیوں نہ بتایا" حالانکہ وہ جانتے تھے کہ بتانا نہ بتانا برابر تھا۔ میں بتا کے انہیں کیوں شرمندہ کرتا؟

"تم لوگوں کو بھی چاہیئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو، نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی حفاظت کرے گا۔"
(ملفوظات جلد پنجم صـ۶۷-۶۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

وجیہ احمد ابن رانا منور احمد صاحب
۱۱/۴ دارالرحمت غربی ربوہ

حسیب احمد ابن ملک نجیب احمد صاحب
جیکب آباد

عمیر عظیم ابن طاہر احمد صاحب ظفر
۱۸/۱۷ دارالیمن وسطی ربوہ

کاشف جاوید ابن حاجی محمد صادق صاحب
دارالرحمت غربی ربوہ

صالح احمد ابن محمد کریم صاحب مبشر
۳۲/۵۲ دارالعلوم وسطی ربوہ

عمران احمد خان ابن غلام مصطفیٰ خان صاحب
۱۷/۵۵ دارالعلوم وسطی ربوہ

مدثر احمد ابن محمد نصر اللہ صاحب
۱۷/۱۹ دارالیمن غربی ربوہ

محمد علیم الدین ابن نصیر الدین صاحب
۲/۱۲ دارالنصر غربی ربوہ

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

○ محترمہ مصباح بشریٰ صاحبہ واہ کینٹ نے ایم اے انگریزی کا امتحان دیا ہے۔

○ مکرم عبدالستار علیم صاحب اسلام آباد کاروبار میں ترقی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم ملک غفور الحق صاحب جاکھے چیمہ ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ محترمہ بچی کی ولادت کے بعد تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب آف پنڈی دھوتھڑاں ضلع گجرات بیمار ہیں۔ ان کی بیٹی خالدہ پروین بھی علیل ہیں۔

○ محترمہ لطیفاں بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب آف سرگودھا بعارضہ شوگر و فالج بیمار ہیں۔

○ مکرم سعید احمد صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی کی والدہ محترمہ مختلف عوارض میں مبتلاء ہیں۔

○ مکرم فتح محمد خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور حیدر آباد ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم راجہ محمد حنیف صاحب ربوہ بہتر روزگار کے حصول کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم میجر شیخ مظفر علی صاحب ولد شیخ عبدالغنی صاحب آف وڈالہ بانگہ ضلع گورداسپور حال راولپنڈی چند روز بیمار رہ کر مورخہ ۲۰، دسمبر ۱۹۸۹ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا جسد خاکی راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ آپ موصی تھے۔ مورخہ ۲۱، دسمبر ۱۹۸۹ء کو بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

○ مکرم منشی برکت اللہ صاحب باجوہ (جو سندھ میں جماعتی زمینوں پر بطور منشی خدمات بجا لاتے رہے ہیں) مورخہ ۲۷، جنوری ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ ۲۸، جنوری کو بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثرت سے احباب نے شرکت کی۔ بعد ازاں انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ جہاں تدفین مکمل ہونے پر مکرم میر محمود احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دُعا کرائی۔ آپ کا ایک بیٹا عزیز کلیم اللہ خالد باجوہ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہے۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کریں۔

نمایاں کامیابی

عزیز متین احمد صاحب ابن مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے لاہور انجینئرنگ یونیورسٹی سے بی ایس سی مکینیکل انجینئرنگ کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے۔

عزیز کی مزید دینی اور دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم سید مبشر احمد صاحب ایاز استاذ جامعہ احمدیہ کی شادی عزیزہ امۃ القیوم سعدیہ صاحبہ بنت مکرم حبیب احمد خاں صاحب آف لاہور سے مورخہ ۲۹، نومبر ۱۹۸۹ء کو ہوئی۔ دعوت ولیمہ کا یکم دسمبر ۱۹۸۹ء کو ربوہ میں اہتمام کیا گیا۔

مکرم مبشر احمد صاحب ایاز حضرت سید قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب کے نواسے ہیں۔

ولادت

○ محترمہ صائمہ طارق صاحبہ کو اللہ تعالےٰ نے دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو درازیٔ عمر عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیوہ کا نکاح کرنا

حضرت بانی سلسلہ

"اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا بُرا جانتی ہے کہ جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ مَیں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں۔ حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں۔ خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ اور رسول پیارا ہے۔ اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے۔ اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صـ۶۶ تا صـ۷۱)

مرسلہ از شعبہ رشتہ ناطہ۔ ربوہ

منسوخی مختار نامہ

مَیں امۃ الحلیم بنت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب مطلع کرتی ہوں کہ جن دنوں مَیں کراچی میں تھی (۸۲-۱۹۸۱ء) ان دنوں مَیں نے اپنا مختار نامہ اپنے چھوٹے بھائی مرزا فرید احمد صاحب کو دیا تھا۔ اب مَیں ۱۹۸۳ء سے ربوہ میں رہائش پذیر ہوں اور یہ مختار نامہ منسوخ کر چکی ہوں اور مطلع کرتی ہوں کہ مرزا فرید احمد اب میرے مختار نہیں ہیں اور میرے نام پر مرزا فرید احمد سے کسی قسم کا کوئی معاملہ طے کیا جائے گا تو وہ قانونی طور پر کالعدم اور بے حیثیت ہوگا۔

امۃ الحلیم بیگم مرزا مجیب احمد
P.I.A ربوہ

شفا میڈیکو میڈیکل سنٹر

الٹرا ساؤنڈ

ایکسرے ۔ ای سی جی اور کلینیکل لیبارٹری

لاہور کا سب سے پرانا طبی مرکز، موجودہ زمانے کے ساتھ ہم آہنگ، نتائج اور تشخیص بذریعہ کمپیوٹر

ہر طرح سے قابلِ اعتماد، بیماری میں تشخیص کے مراحل طے کرتے وقت ہماری ماڈرن اور کمپیوٹر کے ذریعہ تشخیص کرنے والی مشینوں کے نتائج سے بھرپور فائدہ اٹھایئے۔

نہایت قابل، تجربہ کار اور کہنہ مشق ڈاکٹر صاحبان رپورٹ مرتب کرتے ہیں۔ کمپنی اپنے کام کی پوری ذمہ داری قبول کرتی ہے

ایکسرے، ای سی جی اور کلینیکل لیبارٹری کی سروس مریض کے گھر پر بھی مہیا کی جاتی ہے

دام ہمیشہ کی طرح نہایت واجب، مریض کا احترام اور اس سے ہمدردی ہماری انتہائی مسرت ہے

شفا میڈیکو، چوک شفا میڈیکو، نزد میو ہسپتال۔ لاہور
فون ۶۳۶۹۳ - ۶۳۰۵۳ - ۲۲۳۴۶۲
ٹیلکس 44389 SHIFA PK. ٹیلی فیکس 92.42 228596

خبریں

ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں کرفیو کے وقفے کے دوران زبردست مظاہرے ہوئے جن پر بھارتی پولیس کی فائرنگ سے ۶ کشمیری مسلمان شہید ہو گئے۔ مظاہرین نے بھارتی فوج کے ایک مخبر کو گھر سے نکال کر سرِعام گولی مار دی۔ بھارت نے مزید فوج کشمیر میں بھیج دی ہے۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر وی پی سنگھ نے کہا ہے کہ وہ پاکستان کی ہر بات کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کلکتہ میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کے دوران پاکستان کو ایک بار پھر سنگین نتائج کی دھمکی دی۔ بھارت میں مختلف جگہوں پر پاکستان کے خلاف مظاہرے کئے گئے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبد اللہ نے متنبہ کیا ہے کہ کشمیر آتش فشاں بن چکا ہے جو کسی بھی وقت پھٹ پڑے گا۔ انہوں نے کشمیر میں اپنے دورِ حکومت میں کی جانے والی غلطیوں کا اعتراف کیا۔

○ پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں کشمیریوں کی حمایت میں مختلف شہروں میں جلوس نکالے گئے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم علیحدہ صوبہ نہیں چاہتے ہم سندھیوں کے شانہ بشانہ چلنے کو تیار ہیں۔

○ امریکہ نے پاکستان کی امداد میں دو کروڑ ۳۷ لاکھ ڈالر کمی کر دی۔ بھارت کو صرف ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر کی امداد ملے گی۔ کمی ہو جانے کے بعد اب پاکستان کو ستاون کروڑ تیس لاکھ ڈالر کی امداد ملے گی۔

غیر ملکی خبریں

○ جنوبی افریقہ کی افریقن نیشنل کانگرس کے صدر ڈی کلارک کی اس تقریر کا محتاط خیر مقدم کیا ہے جس میں تنظیم پر سے پابندی ہٹانے اور اس کے رہنما مسٹر نیلسن منڈیلا کو غیر مشروط طور پر رہا کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اے۔ این۔ سی کے ایک سینئر راہنما والٹر سی سیلو نے کہا کہ ڈی کلارک کے اس اعلان سے گفت و شنید کی مناسب فضا پیدا کرنے میں مدد ملے گی تاہم انہوں نے تشویش ظاہر کی کہ نہ تو صدر کلارک نے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا اعلان کیا ہے اور نہ ہی ہنگامی حالت کو ختم کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ نیلسن منڈیلا کو رہا کرنے کیلئے ابھی کسی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ امریکہ اور روس نے جنوبی افریقہ میں کئے جانے والے اس اقدام کو سراہا ہے اور مزید اصلاحات کی امید کی ہے۔

○ امریکی حکومت کا کہنا ہے کہ وہ پانامہ کے معزول حکمران جنرل نوریگا کے ساتھ جنگی قیدی کا برتاؤ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ میامی میں مقدمے کی سماعت کے دوران استغاثے نے یہ بات تسلیم کی کہ جنرل نوریگا کو جنیوا کنونشن کے تحت تحفظ فراہم کیا جانا چاہیئے۔ تاہم استغاثے نے جج پر زور دیا کہ ملزم نے جو کسی غیر جانبدار ملک میں مقدمہ چلائے جانے کی درخواست کی تھی اس کو رد کر دیا جائے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ ۵ فروری ۱۹۹۰ء کو مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر ظلم و تشدد کے خلاف یکجہتی کے اظہار کے لئے ۵ فروری کو دفتر الفضل میں تعطیل رہی۔ لہٰذا ۵ فروری ۱۹۹۰ء کا پرچہ شائع نہیں ہوا۔

(مینجر)

اعلان گمشدگی

ایک عدد سونے کی زنجیر ۲۹ جنوری کو لجنہ ہال سے آتے ہوئے گر گئی ہے جس صاحب کو ملے مہربانی فرما کر صدر محلہ ناصر آباد مکرم حکیم خورشید احمد صاحب کو پہنچا دیں۔